

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر خیبر روڈ پشاور میں بروز منگل مورخہ 19 جون 2007 بمطابق

3 جمادی الثانی 1428 ہجری صبح دس بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہاں خان مندر صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُ مِنْ خَيْرٍ فَلِلَّهِ الدِّينُ وَالْآقَرِبِينَ وَآلِيتَلْمَىٰ وَالْمَسْكِينِ
وَآبْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ه

(ترجمہ) لوگ پوچھتے ہیں ہم کیا اور کدھر خرچ کریں؟ جواب دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرتے ہو،

اپنے والدین پر، رشتے داروں پر، یتیموں پر اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو اور جو بھلائی بھی تم

کرو گے، اللہ اس سے باخبر ہوگا۔

جناب امانت شاہ: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ ڊيره ضروري خبره ده سر۔ دا سلمان
 رشدی ته، که اجازت وی۔
جناب سپیکر: جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر صاحب! برطانیہ حکومت سلمان رشدی چه
 زمونبره د خور نبی ﷺ خلاف ئے انتہائی غلط الفاظ په خپل کتاب کښ
 استعمال کړی دی او بیا شاتم رسول ﷺ قرار شوے وو، د هغه نه پس دلته نه
 تختیدلے وو، سپیکر صاحب، ډیره د افسوس خبره ده چه نن ټوله دنیا کښ د
 بین المذاہب ہم آہنگی خبرے کیږی او زمونبره اسلام هم راته دغه درس
 را کړے دے چه تاسو به تمام مذاہبو سره ښه رویه ساتی خونن ډیره د افسوس
 خبره ده چه یو ملک چه برطانیہ ده، چه د هغه د اسلام سره دشمنی، حقیقت دا
 دے چه د پخوانه ده خونن هغه دشمنی هغوی په دے طریقہ باندے ظاہره کړه
 چه هغه سرے چه کوم شاتم رسول دے، گستاخ رسول دے او هغه ته نن یو
 داسے اعزاز ورکوی چه د 'سر' خطاب هغه ته ملاویري۔ یقیناً چه دا ډیره د
 افسوس خبره ده او مونږ د دے بهر پور مذمت کوؤ او برطانیہ حکومت ته هم
 دا خبره کوؤ چه فوراً د داد 'سر' خطاب د هغه نه واغستلے شی او سپیکر
 صاحب، یو گزارش به کوم که چرے رول 240 معطل کړے شی او 124 تحت
 مات د یو قرار داد پیش کولو اجازت هم را کړے شی چه مونږ به هم د خپلے د
 اسمبلئی د طرف نه د خپلو مسلمانانو د جذباتو هغه پورا اظهار او دغه
 شانتے د دغے سلمان رشدی خلاف او برطانیہ د حکومت خلاف یو قرار داد
 مذمت پیش کړو۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، زبیدہ خاتون۔

محترمہ زبیدہ خاتون: رولز Suspend کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا مطلب ہے کہ امانت شاہ صاحب نے جو _ جی نعیمہ کشور صاحب۔

محترمہ نعیمہ اختر: جناب سپیکر صاحب! ہمیں بھی، امانت شاہ صاحب نے جو باتیں کیں، اس سے اتفاق ہے اور ایک طرف یہ برطانیہ کے ٹونی بلیئر تو ہماری مرکزی حکومت کا اتحادی کہلاتا ہے لیکن دوسری طرف اس قسم کے اقدامات کئے جاتے ہیں جن سے تمام مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے تو ہماری بھی ریکویسٹ ہوگی کہ ہمیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ اس کے خلاف ہماری ایک متفقہ مذمتی قرارداد پیش ہو اور ایک Message اس کو جائے کہ آئندہ کیلئے، کیونکہ یہ بار بار ایسی چیزیں آرہی ہیں، یہ ایک دفعہ نہیں ہے، چاہے کارٹون کی صورت میں ہو، چاہے وہ دوسری فلموں کی صورت میں ہو تو بار بار یہ مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ کھیل رہے ہیں تو میرے خیال میں اس پر-----

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ دا انتہائی اہم ترین موضوع باندے چہ کومہ خبرہ روانہ دہ، د تہول قوم احساسات او جذبات ہم دغہ دی او تہول قوم پہ دے باندے خفا ہم دے، پریشانہ ہم دے او غصہ ہم دے او شاعر وئیلے وو چہ :-

کی محمد سے وفاتونے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
دا د مسلمانانو د جذباتو سرہ ئے کھیل کرے او دوئی ہمیشہ مسلمانان پہ
دے نومونو باندے پہ دے انداز باندے خپلو کبن جنگوؤلے دی نو دغہ
شانتے دیو قرارداد اجازت د را کرے شی اورول د Suspend کرے شی چہ
د دے تہول قوم، د دے غرونو او د دے درو، د دے وادو د تہولو مسلمانانو
جذبات هغه ایوانونو تہ اورسی۔

جناب سپیکر: مولانا ادریس صاحب۔

مولانا محمد ادریس: شکر یہ، سپیکر صاحب۔ دا خبرہ خو واقعی ڊیرہ اہمہ پہ دے
دہ چہ زمونہ د نبی کریم ﷺ پہ شان کبش کوم کس گستاخی کرے دہ، اول
خو برطانیہ نہ وو پکار چہ هغوی داسے سری لہ پناہ ور کرے وے او چہ پناہ
ئے ورلہ ور کرلہ او دومرہ لوئے اعزاز ئے ورلہ ور کرے، دا دے خبرے دلیل
دے چہ دا دہ خہ کپی دی، دا د هغوی پہ ایماء شوی دی او بلکه دا ترغیب
دے دے خبرے، دیکبش زمونہ د نبیؐ نور هتک تہ اشارت دے، دے خبرے
ترغیب دے چہ خوک ہم داسے کار کوی هغوی بہ ورلہ هلته کبش خطابات
ور کوی۔ د تولو مسلمانانو جذبات مجروح شوی دی بلکه زما پہ خیال چہ
اقلیت لہ ہم نہ دی پکار لکہ چہ خوک غیر مسلم دی نو هغوی لہ ہم پکار دی
چہ زمونہ د نبیؐ چہ کوم حیثیت دے او د هغوی کوم شان دے، مسلمہ شان
دے نو دا دے مذمت مونہ کوؤ او پکار دا دی چہ پہ دے باندے پورا
احتجاج اوشی او دا قرارداد د پیش کرے شی۔

جناب سپیکر: گورنر لعل صاحب۔

جناب گورنر لعل: شکر یہ، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دے سرہ متعلق دے؟

جناب گورنر لعل: جی، یہ سلمان رشدی نے رسول پاک ﷺ کی شان میں جو گستاخی کی تھی اور
کل جو برطانیہ نے اس کو "سر" کا خطاب دیا ہے تو میں صوبہ سرحد اقلیت کی طرف سے اس کی بھرپور
مذمت کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ اس سے جتنی جلدی ہو سکے، "سر" کا خطاب واپس لیا جائے
اور اس کو سزا دی جائے، نہ کہ اس کو انعام دیا جائے کیونکہ اس سے مذہبوں کے درمیان جو ہم آہنگی ہے
اور امن کا ابھی عمل جو شروع ہوا ہے، امن کا جو پیغام پوری دنیا ایک دوسرے کو دے رہی ہے تو اس پر

Message وہاں تک پہنچ سکے۔ شکر یہ۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جی۔

نہ وی مونز بہ ورسره خیل تعلقات ختم کرو۔ (تالیاں)

د فوراً د اسرے د ملک نہ بھر کری۔

د فوراً دا سره د ملک نه بهر کړی او شهریت د ور له ختم کړی۔

ملاؤ شو لو _____ (قطع کلامی)

کری۔ دا تا سو سرہ شتہ دغہ؟ بس صحیح دہ۔ امانت شاہ صاحب!

جناب امانت شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

شاہ صاحب تہ د قرار داد اجازت ور کریمہ شی -----

ایک معزز رکن: جوائنت قرارداد دے۔

جناب سپیکر: چه خوک د دے په حق کښ وی نو هغوی د په "هاں" کښ جواب ورکړی او چه خوک د دے په مخالفت کښ وی، هغوی د په "ناں" کښ جواب ورکړی۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: لہذا امانت شاہ صاحب ته د هاؤس نه اجازت ملاؤ شولو۔۔۔۔

ایک معزز رکن: د جوائنٹ قرارداد اجازت د ورکړه شی۔

جناب سپیکر: رول 240 لاندے رول 124 Suspend کړه شو او امانت شاہ صاحب د قرارداد پیش کړی په ایوان کښ۔

قرارداد مذمت

جناب امانت شاہ: شکریہ، سپیکر صاحب۔ دا جوائنٹ قرارداد دے د ټول ملگرو د طرف نه جی۔

"یہ صوبائی اسمبلی برطانیہ کی طرف سے ملعون سلمان رشدی کو "سر" کا خطاب دینے کی پرزور مذمت کرتی ہے کیونکہ اس سے تمام امت مسلمہ کی دل آزاری ہوئی ہے اور بین المذاہب ہم آہنگی میں نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لہذا یہ اسمبلی مطالبہ کرتی ہے کہ اس سے "سر" کا خطاب واپس لیا جائے اور تمام مسلمان ممالک بشمول پاکستان، برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کر دے۔"

جناب سپیکر: تاسو د 240 لاندے استدعا کوئی چه رول 124، زبیدہ خاتون صاحبہ۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جی رول 240 کے تحت رول 124 کو Suspend کر کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د ایوان نه رائے اغستے شی چه۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب محمد ادریس خان (وزیر بلدیات): یہ ایک دفعہ ہو چکا ہے اور یہ قرار داد پیش کر سکتی ہیں، رول ایک دفعہ سپنڈ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی زبیدہ خاتون صاحبہ! قرار داد پیش کریں۔

محترمہ زبیدہ خاتون: "یہ ایوان ملکہ برطانیہ کی جانب سے بدنام زمانہ لعین اور گستاخ رسول سلمان رشدی کو "سر" کا خطاب دینے کے فعل کی انتہائی شدید اور پر زور مذمت کرتا ہے اور اس کارروائی کو مسلمانوں کے خلاف یورپ اور امریکہ کی اس مہم کا حصہ قرار دیتا ہے جو کہ عرصہ دراز سے دنیا بھر کے مسلمانوں کی دل آزاری اور ان کے جذبات کو مجروح کرنے کیلئے صلیبی جنگوں کے نام سے شروع کی گئی ہے۔ ایوان یہ سمجھتا ہے کہ مذکورہ مذموم واجب القتل سلمان رشدی کی بدنام زمانہ کتاب Satanic Versus یورپ بھر میں مسلمان خواتین کے نقاب اور پردہ کی تذلیل، گوانتا ناموبے میں مسلمان قیدیوں کے سامنے قرآن مجید کی توہین اور مختلف حیلوں بہانوں سے دنیا بھر میں اسلامی شعائر کی تذلیل، یورپ کے معاندانہ اور تعصب پرست ذہنیت کی عکاس ہیں۔ ایوان اس امر پر دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ مذکورہ مذموم حرکت کسی عام دانشور، ادیب یا سیاسی لیڈر کے بجائے ملکہ برطانیہ کی طرف سے بذات خود عمل میں لائی گئی ہے۔ صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ برطانیہ کے ساتھ احتجاجاً سفارتی تعلقات فی الفور منقطع کیے جائیں نیز ان کے سفیر کو بلا کر پاکستانی قوم کے غم و غصے سے آگاہ کیا جائے۔ نیز برطانوی حکومت پر دباؤ ڈالا جائے کہ ملعون سلمان رشدی سے "سر" کا خطاب واپس لیا جائے۔"

جناب سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ اختر: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ معزز صوبائی اسمبلی برطانوی حکومت کے اس مذموم اقدام شاتم رسول ﷺ سلمان رشدی ملعون کو سرکاری خطاب دینے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہے۔ برطانیہ نے شاتم رسول ﷺ کو "سر" کا خطاب دے کر امت مسلمہ کے جذبات اور عقیدے کا مذاق اڑایا ہے۔ عالم اسلام میں پہلے عراق، افغانستان اور قبائلی علاقہ جات کے معاملات پر برطانیہ، امریکہ اور

یورپ کے خلاف اشتعال پایا جاتا ہے۔ برطانیہ کے اس اقدام سے بین الاقوامی ہم آہنگی کے فروغ اور تنازعات کے پرامن اور سیاسی حل کیلئے ہونے والی جدوجہد کو شدید دھچکا لگا ہے، لہذا برطانوی حکومت یہ خطاب فوری طور پر واپس لے اور سلمان رشدی کی شہریت ختم کی جائے اور امت مسلمہ سے معافی مانگی جائے۔" شکر یہ، جناب سپیکر۔

جناب گورسرن لعل: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، گورسرن لعل صاحب۔

جناب گورسرن لعل: "یہ صوبائی اسمبلی برطانیہ کی طرف سے سلمان رشدی کو "سر" کا خطاب دینے کی پرزور مذمت کرتی ہے کیونکہ اس سے تمام امت مسلمہ کی دل آزاری ہوئی ہے اور بین المذاہب ہم آہنگی میں نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لہذا یہ اسمبلی مطالبہ کرتی ہے کہ سلمان رشدی سے "سر" کا خطاب واپس لیا جائے اور تمام مسلم ممالک بشمول پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ برطانیہ سے اپنی سفارتی تعلقات ختم کرے۔"

جناب سپیکر: جی مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! "یہ صوبائی اسمبلی برطانوی حکومت کی اس شرمناک حرکت کی بھرپور مذمت کرتی ہے کہ انہوں نے گستاخ رسول کو "سر" کا خطاب دیا ہے، امت مسلمہ کے جذبات کا احترام کیا جائے اور یہ خطاب فوراً واپس لیا جائے" شکر یہ۔

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی چہ پہ ایوان کبن کوم قرارداد پیش کرو، د ایوان نہ رائے اغستے شی چہ دا د پاس کرمے شی، خوک چہ د دے د پاس کیدو پہ حق کبن وی، هغوی د پہ "هاں" کبن جواب ورکری او خوک چہ د دے پہ مخالفت کبن وی، هغوی د پہ "ناں" کبن جواب ورکری۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: لہذا معزز اراکین اسمبلی چہ کوم قرارداد پہ ایوان کبں پیش کرو
 ہغہ ایوان متفقہ طور پاس کرو۔
جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب!

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض
 منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں، اسمائے گرامی ہیں: جناب لیاقت خان خٹک صاحب،
 ایم پی اے، آج اور کل کیلئے: جناب ملک قسیم الدین صاحب، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے، Is it the
 desire of the House that the leave may be granted?
 (تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: Leave is granted. شاہ راز خان! آپ کو میں موقع دوں گا لیکن اس سے قبل
 چونکہ جیسا کہ ہاؤس سے پتہ چل رہا ہے کہ اپوزیشن کے معزز اراکین اجلاس میں نہیں آرہے ہیں،
 میرے چیمبر میں میرے ساتھ ان کی میٹنگ ہوئی۔ میں نے اپنی بھرپور کوشش کی کہ ان کو منالوں لیکن
 بہر حال وہ ابھی تک اس پر آمادہ نہیں ہوئے، لہذا میں وزراء صاحبان سے استدعا کروں گا کہ چار، پانچ
 وزراء، شاہ راز خان، مولانا فضل علی صاحب، آصف اقبال داود زئی صاحب اور کانجو صاحب، آپ میرے
 خیال میں ان کے پاس چلے جائیں اور ان سے بات کریں اور آپ کے آنے تک میں اجلاس کو آدھ گھنٹے
 کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔ آپ کوشش کریں۔

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹے کیلئے ملتوی کی گئی)

(جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب مشر شاہ: جناب سپیکر صاحب! یہ ضروری خبرہ دہ زما -----

جناب نظام الدین: سپیکر صاحب! یہ سوات کبں ہغہ کسان مرہ وو سانحہ بیدرہ
 کبں، د ہغوی دیارہ دعا پکار دہ جی۔

جناب مشر شاه: جناب سپيکر صاحب! مالہ یو منت ٿا ئم را کړئ۔

جناب سپيکر: نظام الدين صاحب دا خبره او کړه تاسوته، سانحه بے دره کښ چه کوم کسان شهيدان شوی دی نو مولانا نظام الدين صاحب ته درخواست دے چه د هغوی په حق کښ دعائے مغفرت او کړی۔

جناب جاوید خان مومند: جناب سپيکر صاحب! دے سره یوه دعا بله هم او کړئ واصف عزيز بهائی د متحده طلبه محاذ په کراچی کښ په ټارگټ کلنگ کښ د ایم کیو ایم خلعو وژلے دے ډیر په بے دردی سره، چونکه د هغه کار محنت دا وو چه هغه په طلباء کښ شعور پیدا کړی او د باره مئی چه کومه سانحه وه۔ په هغے باندے هغوی جلسه کوله۔ په دے بنیاد باندے واصف عزيز بهائی ئے شهید کړے دے، د هغوی دپاره هم دعا او کړی۔

جناب سپيکر: جی مولانا نظام الدين صاحب!

(اس مرحله پر مر حومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب شاه راز خان (وزیر خزانہ): جناب سپيکر صاحب۔

جناب مشر شاه: جناب سپيکر صاحب! زما یوه ډیره ضروری خبره ده جی۔

جناب سپيکر: شاه راز خان۔

جناب مشر شاه: جناب سپيکر صاحب! زما یوه ډیره ضروری خبره ده جی، ډیره زیاته۔

جناب شاه راز خان (وزیر خزانہ): سپيکر صاحب! زه جی ستاسو په وساطت باندے دا یو خپل وضاحت کول غواړمه چه پروډ په پی ټی وی باندے یو پروگرام وو، په هغے کښ زما پی۔ ایس سره خبره کړے وه پی ټی وی والا نو مخکښ هغوی پروگرام یو بل ملگری سره فکس کړے وو او هغوی نه وو موجود نو زه ورله لاړمه نو بیا هغوی او وئیل چه زمونږه بل پروگرام هم دے نو ما ورته وائیلی

وو چه زه به رازمه خو که زما بل خائے کبن شه Engagement نه وونو زه د بدقسمتی نه هغه پروگرام ته حاضر نه شومه نو هغه صحافی صاحب داسے نمونه کالونه Receive کړل هغه تائم کبن او بار بار زما هغه کرسئ بنودل او بار بار هغه خیز داسے لکه چه دوی تختیدلی دی او دا غلادی او دا نه راخی نو دا ډیره لویه، زه به دا او وایمه هغه کوم الفاظ داسے دی چه د بداخلاقی یوه مظاهره دغه زمونږه رور کړے ده نو زما عرض دا دے جی که فرض کړه دغه رور زمونږه، دا کوم کمپیئر چه وو یا پی تی وی والا، چا سره په دے صوبه کبن، د دے صوبے نه بهر هم چا سره زمونږه ډسکشن کیبنودل غواړی او کله ئے کیبنودل غواړی او شه تائم ئے کیبنودل غواړی، زه نن هم حاضر یمه، صبا هم حاضر یمه، بله ورځ هم حاضر یمه او بله ورځ هم حاضر یمه۔ (تالیاں) نو زه وایمه چه زه انسان یمه، بنیاد یمه، زه به خبره او کړمه، کیدے شی زما شه مجبوری جوړه شی نو هغه بیا په دے طریقہ باندے هائی لائیټ کول، دا نه د اخلاقیاتو تقاضا ده او نه دا د صحافیانه چه کوم روش او رویه ده، د هغے تقاضا ده۔ ما په ټولو قومی چینلو باندے جی خبره کړے ده، زه دا د خپل ټول اپوزیشن د مشرانو سره ناست یمه، د هغوی خبره ما اوریدلے ده، د هغوی ما جواب کړے دے خو هغه په دے طریقہ باندے هائی لائټ، کول زما په خیال باندے دا ډیره نامناسبه رویه هغوی مونږ سره کړے ده۔

جناب سپیکر: مئثر شاه صاحب۔

جناب مئثر شاه: جناب سپیکر صاحب! زما خبره هم د دوی سره متعلق خبره ده۔ هم دغه پرونی خبره کبن پی تی وی والا ته زما د علاقے چا ټیلیفون کړے دے او هغه په ټیلیفون باندے چه ما پسے شه وئیلے شو نو هغه ئے وئیلی دی چه ده جائیداد اغستے دے او فلانے خیز ئے اغستے دے او فلانے خیز ئے اغستے دے۔ لہذا زه د اسمبلی په دے فلور باندے د دغے مذمت کومه او آصف

اقبال صاحب ناست دے، دا چا چہ تیلیفون کھے دے ددہ نمبر، ددہ نوم، دا هر خیز به ما ته را کوی چہ زہ پہ هغه باندے کیس دائر کرم خود کیس نه رومبے رومبے زہ هغه ته ددے اسمبلی د فلور او داخبار په ذریعہ دا اطلاع ورکومه چہ دخپلے خبرے تردید اوکړی او که دخپلے خبرے تردید نه کوی نو دخپل عزت تپوس به زہ کومه۔

محترمہ نعیم اختر: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نعیم اختر: په دے کبن یوه خبره زه Add کړمه دا پروگرام مونږه کتله وو او واقعی چه به انتها غلط الفاظ استعمال شوی وو او دغه د طرف نه نه، Anchor person په خپله چه کوم هلته ناست وو، هغوی ډیر زیات غلط الفاظ زمونږه منسټر زپسے، حکومت پسے استعمال کړی وو۔ چه یو کس موجود نه وی نو هغوی پسے داسے الفاظ استعمال نه وی پکار۔ که منسټر صاحب هغه پروگرام ته نه وی تله نو د هغوی ډیرے مجبورئ کیده شی، نور ځائے څه دغه کیده شی نو سپیکر صاحب، په دے باندے ایکشن اغستل پکار دی ځکه چه ډیر زیات، مثر شاه صاحب چه کومه خبره کوی، بالکل واقعی ده چه هغوی پسے By name ئے ورپسے خبرے کړے وے او دغه شان زمونږه بل منسټر صاحب پسے ئے هم ډیرے خبرے کړے وے نو دا ډیر یو غلط دغه تله دے نو ددے لږ تپوس کول پکار دی۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال خود هغه دپاره Provision شته دے ستاسو په رولز کبن، هغه درته اجازت درکوی، په دغه باندے سوچ اوکړئ او۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب مثر شاه: جناب سپیکر صاحب! زه به د هغه دپاره تحریک استحقاق پیش کومه دے اسمبلی کبن۔

جناب سپیکر: چہ کلہ نئے راوڑی نو۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت سالانہ بجٹ پر بحث کیلئے ہر پارلیمانی لیڈر کیلئے زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ اور دیگر اراکین جو بحث میں حصہ لینا چاہیں، کیلئے دس منٹ کا وقت مقرر کرتا ہوں۔ یہ وقت معزز اراکین کے مفاد میں مقرر کیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اراکین کو بحث میں حصہ لینے کا موقع مل سکے۔ مزید برآں میں آپ کے علم میں یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں کہ پارلیمانی روایت اور قواعد کے مطابق بجٹ اجلاس کے دوران تحریک التواء نہیں لی جاتیں۔ اس قدغن کا پس منظر یہ ہے کہ چونکہ ممبران اسمبلی کو بجٹ پر عمومی بحث کیلئے کافی وقت درکار ہوتا ہے اور وہ اس بحث کے دوران حکومت کی توجہ ان مسائل کی جانب مبذول کرا سکتے ہیں جو تحریک التواء کا موضوع ہو۔ اسی طرح توجہ دلاؤ نوٹس کے حوالے سے بھی عرض کروں کہ چونکہ اراکین اسمبلی بجٹ پر بحث یا مطالبات زر پر تقاریر کے دوران محکمے سے متعلق کسی بھی مسئلے کی نشاندہی کر سکتے ہیں، لہذا بجٹ اجلاس میں توجہ دلاؤ نوٹس کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اسلئے تمام ممبران اسمبلی سے گزارش ہے کہ وہ بجٹ اجلاس کے دوران تحریک التواء یا توجہ دلاؤ نوٹس دینے کے بجائے صوبائی محکموں سے متعلق امور کی نشاندہی بجٹ پر بحث کے دوران کریں تاکہ ممبران کو بجٹ پر بحث کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع میسر ہو۔ آپ کے تعاون کا مشکور رہوں گا۔ نعیمہ کشور صاحبہ، بجٹ تقریر۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2007-08 پر عام بحث

محترمہ نعیمہ اختر: بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ دا خو زمونہ د پارہ دیرہ د خوشحالی خبرہ دہ چہ نن پہ بجت باندے د تقریر ابتداء مونہہ کوؤ حالانکہ دا اپوزیشن لیڈر لہ پکاروی خو بس زما پہ خیال دا بجت داسے دے چہ خوک پرے د اپوزیشن د طرف نہ خبرہ نہ شی کولے۔

(تالیاں) لکه دے کبن خه داسے شته نه، د دے نه دا ثابته شوه خکه زما په خیال خه نورے انے بهانے به گورو چه دا چل دے پکبن، دا چل دے یا مونږ ته دغه نه دے ملاؤ شوے۔ په آخر تائم باندے دا خبره کول چه مونږ ته دا نه دی ملاؤ شوی یا دا نه دی ملاؤ شوی، دا یوه ډیره به دغه خبره ده۔ ترڅو پورے چه د بجه خبره ده جناب سپیکر صاحب، نو څنگه چه د ټی وی خبره اوشوله، هغه بله ورځ ئے د ټی وی په پروگرام کبن ئے وائیل چه دا د ایم ایم اے آخری بجه دے نو دا یوه بالکل غلطه خبره ده۔ دا د ایم ایم اے هغه تسلسل دے که تاسو او گورئ چه څنگه هغه نورو بجهونو کبن ایم ایم اے حکومت ډیر بڼه اقدامات کړی وو، Positive کارونه ئے کړی وو، ټول هغه تسلسل، هغه پراجیکټونه ئے جاری ساتلی وو او دا یوه ډیر Positive خبره ده ځکه چه هغه پراجیکټونه به ټول په دے بجه کبن مکمل شی چه کوم دوئ شروع کړی وو، هغه به دوئ خپل حکومت کبن مکمل کړی او ډیره د خوشحالی او د مبارکباد خبره ده د ایم ایم اے گورنمنټ دپاره چه هغوی مسلسل خپل پانچواں بجه پیش کړلو او ډیر مثبت اقدامات ئے او کړل لکه صرف که دا مونږه یو انتخابی بجه پیش کولو نو په دے کبن به بس صرف لوئے لوئے دعوے شوے وے یا یو لوئے لوئے پروگرامونه به ورکړی شوی وو خو په دے کبن Positive طریقه کار اپناؤ شوے دے او داسے پروگرامونه چه کوم زمونږه روان وو څنگه چه زمونږه د ایجوکیشن په سلسله کبن روان وو چه مونږه مفت کتب څلور کاله تقسیم کړل او د هغے یو ډیر بڼه Reaction راغے چه زمونږه صوبه کبن د ایجوکیشن ریشو ډیره سیوا شوه نو هغه تسلسل دوئ اوس جاری ساتلے دے او دا ځل یو ډیر بڼه اقدام چه زمونږه د ټولے صوبے د عوام دپاره دے، هغه د ایف اے او ایف ایس سی دپاره د مفت کتب تقسیم دے نوزه وائیم چه دا یو ډیر بڼه اقدام دے ځکه چه د ایف اے، ایف ایس سی بکس ډیر زیات گران وی۔ د ایف اے خوبه لا بیا هم دغه شی خود د ایف ایس سی ډیر گران وی نو دا یوه ډیره بڼه خبره ده زمونږه د عوامو دپاره او

خاصکر زمونہ د غریبو خلقو د پارہ چہ هغوی ته به مفت کتب د ایف اے ، ایف ایس سی پورے ملاویری او دا به هغه ډیر بدقسمته والدین وی چہ هغوی به اوس خپل ماشومان هم سکول ته نه لیری۔ هم دغسے دے سره سره په ایجوکشن کبن څنگه چہ خواتین ته زیاته توجه ورکړه شوې ده، زما په خیال دا یو ریکارډ دے چہ خواتین یونیورسټی د ایم ایم اے په گورنمنټ کبن جوړه شوله او دغه شان میډیکل کیمپس د خواتین د پارہ، دا یو ډیر مثبت اقدام دے۔ د خواتین د پارہ چہ کومے دا Monthly ایک هزار روپی هغه ټیچر دپارہ چہ کوم د روستو پاتے علاقے دی، د هغه ټیچرز دپارہ مقرر شوی دی نوزه وایمه چہ دا ډیر بڼه اقدام ځکه دے چہ هغه علاقه ته زمونږه ټیچرز ډیر کم ځی، ډیر مشکلات دی ورته نو د هغوی پارہ چہ ایک هزار روپی Monthly ملاویری نو دا به یو ډیر بڼه اثر لری زمونږه د ایجوکیشن ریشو سیوا کولو کبن۔ دغسے که دوی ته دا دو سو روپی Monthly ملاویری او دا سوشل سیکورټی سپورټ ئے چہ اوس نور هم سیوا کړلو، د ایم اے، ایم ایس سی د پارہ چہ دا ایک هزار روپی سوشل سیکورټی پروگرام وو، دا ئے دو هزار کړو نو دے سره به کوم چہ هغه به روزگاره زمونږه نوجوانان وو، هغوی ته به پرے ډیر ریلیف ملاؤ شی خو کوم چہ زمونږه دا پانچ سو روپی معمر شهری دپارہ وو، که دا دے نور و اضلاع د پارہ هم سیوا شی نو دا به ډیر بڼه وی۔ دغه شان خاصکر د خواتین د پارہ، یتیم او بے سهارا هنر مند خواتین او گونگے و بهرے افراد، منشیات کے عادی افراد کو کار آمد بنائے کیلئے مثبت اقدامات جاری ہیں کیونکہ یہ جو منشیات کے عادی افراد کیلئے بحالی کے جو مراکز تھے، ان کا اب دائرہ کار اور اضلاع تک بڑھایا جا رہا ہے تو میرے خیال میں یہ ایک اہم پیشرفت ہوگی کیونکہ جو منشیات کے عادی افراد ہیں، ان کو ٹریننگ بھی ملے گی اور پھر اس کے بعد وہ کٹ بھی ان کو ملتی ہے تاکہ وہ بھی اپنے صوبے کے کار آمد شہری بن سکیں۔ اسی طرح مفت عدالتی اور قانونی امداد فراہم کرنا خاصکر خواتین کیلئے اور علاج معالجے کیلئے جو مفت ادویات کی فراہمی ہے، اس کیلئے فنڈ بھی Raise کیا گیا ہے اور جو سب سے اہم اور اچھا اقدام ہے، وہ

خیبر ہسپتال کے ساتھ جو سرائے کی تعمیر ہے، وہ بہت اچھی چیز ہے کیونکہ ہمارے دور دراز کے علاقوں کے جو غریب لوگ اپنے مریضوں کے ساتھ آتے تھے تو ان کیلئے Stay کا دھر کوئی بندوبست نہیں ہوتا تھا۔ یہ ایک بڑا ہسپتال ہے، اس میں رش بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اور ان کے لواحقین کو ہسپتال میں بھی نہیں چھوڑا جاتا تھا تو ان کی جو سرائے کی تعمیر ہے، یہ ایک اچھا اقدام ہے اور اس سے بہتر یہ ہے کہ اب ان مراکز کا دائرہ سابقہ ڈویژن تک بڑھانے کا پروگرام ہے تو یہ ایک بہترین اقدام ہے کہ یہ جو سرائے ہے اور بھی علاقوں میں، جو ڈسٹرکٹس ہیں، ان میں بھی تعمیر ہونگی تو عوام کو اس سے بہت زیادہ ریلیف ملے گی۔ اسی طرح ہمارے جو ملازمین کے بچوں کو وظائف کی فراہمی ہے، اس سے ہمارے ملازمین جو غریب لوگ ہیں، ان کو بہت فائدہ ہوگا اور خاصکر بیواؤں کو ٹیکس میں جو چھوٹ دی گئی ہے، اس سے بیواؤں اور غریب خواتین کو بہت فائدہ ہوگا۔ ایک اہم اقدام جو ہیلتھ کے شعبے میں کیا گیا ہے، میرے خیال میں جو پہلے ہریو۔ سی کی سطح پر جو فنڈ ملتا تھا، اس کو بڑھا کر تقریباً پچیس ہزار کیا گیا ہے۔ پہلے چار پانچ ہزار ملتے تھے، ایک یو۔ سی میں ہمارے بہت غریب لوگ ہوتے ہیں اور چار پانچ ہزار کی ادویات کا ریشو بہت زیادہ کم تھا تو یہ جو پچیس ہزار تک بڑھایا گیا ہے، میرے خیال میں یہ ایک بہت مثبت اقدام ہے۔ اس سے عوام کو بہت فائدہ ہوگا اور سب سے بہترین جواب میڈیا کا لوئی کیلئے جو پچاس ملین مختص کئے گئے ہیں، یہ صوبے کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے۔ تو میرے خیال میں ایم ایم اے گورنمنٹ کا جو تسلسل تھا، جس طرح سکولز کا پرائمری سے مڈل، مڈل سے ہائی اور اسی طرح جو کالجز تھے، اس کا تسلسل رکھا گیا ہے اور بھی مزید کالجز کی تعمیر کیلئے اس میں فنڈ مختص کیا گیا ہے تو میرے خیال میں یہ ایک کامیاب اور اچھا بجٹ ہے۔ اسلئے اس پہ کسی کو مخالفت میں بولنے کیلئے کچھ الفاظ نہیں ہیں تو میرے خیال میں جو ایم ایم اے گورنمنٹ ہے، یہ اپنی کامیابیوں کا تسلسل جاری رکھے گی اور انتخابات میں یہ ایک مثبت انداز سے جانے کیلئے اور جو Ground reality ہے، عوام کے سامنے جب یہ جائے گی تو ان کے ساتھ Ground reality ہوگی، ان کے ساتھ جو ٹھوس منصوبے ہیں عوام کو بتانے کیلئے، یہ نہیں ہے کہ صرف ہواؤں میں باتیں

کریں گے کہ ہم یہ کریں گے، وہ کریں گے۔ انہوں نے جو وعدے کئے تھے، وہ وعدے پورے کئے ہیں اور انشاء اللہ یہ Next پانچ سال مسلسل بجٹ اسی طرح پیش کرے گی۔
(تالیاں)

جناب سپیکر: محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! یو ریکوئسٹ کومہ جی د دوئی د تقریر نہ مخکبے۔ ہسے د بجٹ ہغہ کوم روایات چہ دی نو ہغے کبن د اپوزیشن موجودگی ضروری دہ۔ اکثر ستاربت ہم د اپوزیشن نہ واغستے شی نو دا ډیرہ بدہ خبرہ دہ چہ د اپوزیشن خود سرہ ہډو څوک شتہ نہ۔ نو کہ تاسو ہغوی تہ، زما خیال دے څکے چہ دوئی خود ہم لاپل خود غالباً چہ ہغوی مطمئن بہ نہ وی نو کہ ہغوی تہ تائم ورکری، چیف منسٹر سرہ د ملاقات اوکری، خیر دے څہ بدہ خبرہ نہ دہ۔ سبا لہ ورلہ تائم ورکری څکے چہ سالم اپوزیشن ہډو شتہ نہ او یکطرفہ کارروائی چلیبری نو تھیک دہ، دا بجٹ خود ہسے ہم یکطرفہ دے، یو سری جوړ کرے دے، زمونږہ دا کیبنٹ او ایم پی اے گان ترینہ خبر ہم نہ دی خود دا لږہ بدہ خبرہ دہ چہ اپوزیشن ہډو وی نہ او سرے ئے پاس کوی نو زما خیال دے غیر جمہوری غوندے طریقہ ما تہ بنکاری۔ نوزہ وائمہ کہ د نن پہ ځائے ہډو سبا تہ اجلاس پاتے کری او ہغہ سرہ پکبن ہغوی رابطہ اوکری نو دا بہ بنہ وی۔
(تالیاں)

جناب تاج الامین: پیر محمد صاحب خود پخپلہ ہم اپوزیشن کبن دے۔

جناب پیر محمد خان: نہ زہ د اپوزیشن پہ ټکټ نہ یمہ راغلے، کہ نہ وی نو اپوزیشن دغہ دومرہ گران نہ دے خود زہ د چا پہ ټکټ چہ راغلے یمہ نو ووت ہغوی لہ ورکومہ۔ تنقید د جمہوریت حصہ دہ البتہ ووت زہ ورکومہ، اکثر بنکارہ ووت ورکومہ۔ ډیرو خلقو ووت دے چہ د ہغے ما تہ پتہ دہ چہ کوم کوم ځائے تہ تلی دی۔

جناب فضل ربانی ایڈوکیٹ (وزیر ابکاری و محصولات): د پیر محمد خان صاحب متعلق
وائی چہ

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): اجازت ہے جی؟

جناب سپیکر: جی آصف اقبال داود زئی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! پیر محمد خان صاحب چہ کومے نکتے
طرف تہ لکھ دیخوا اشارہ او کرہ، ستاسو پہ ہدایت باندے زمونہ شاہ راز
خان صاحب، فضل علی صاحب، کائجو صاحب، زہ پخپلہ باندے، دا نور
ملگری ہم، مونہ اپوزیشن چیمبر تہ باقاعدہ ورغلو۔ د اپوزیشن لیڈر،
شہزادہ گستاسپ خان صاحب سرہ، بشیر بلور صاحب سرہ، عبدالاکبر
صاحب سرہ، انور کمال مروت صاحب سرہ او نگہت اورکزئی سرہ، تقریباً
تولو سرہ زمونہ خبرہ اوشوہ او ستاسو د ہدایت مطابق ہغوی تہ مونہ
ریکوسٹ او کرو چہ، د ہغوی مونہ ڈیمانڈز واوریڈل، د ہغوی مطالبات،
د ہغوی Grievances مو واوریڈل نو ہغوی پخپلہ دا اقرار او کرو چہ زمونہ
د بعضے ملگرو خہ تحفظات دی یا خہ مشکلات دی۔ لکھ Over all ہغوی
دا پخپلہ او وئیل چہ، نو مونہ ور تہ بیا دا ریکوسٹ او کرو چہ تاسو نن
بائیکاٹ ختم کری، مونہ ہغوی تہ دا یقین دہانی ور کرہ چہ نن سی۔ ایم سرہ
بہ زمونہ دا چہ کومہ خبرہ ہغوی سرہ کوؤ، دا Delegation بہ سی ایم سرہ ہم
خبرہ او کری او سی ایم بہ ریکوسٹ او کرو چہ د دوی پارلیمانی لیڈرز کال
کری او چہ باقی کوم د ہغوی Grievances دی نو ہغہ بہ مخامخ ہلتہ کبن
طے شی۔ ہغوی پہ دے خبرہ باندے مونہ سرہ Agree شول چہ مونہ خپلو کبن
مشورہ کوؤ او بیا تاسو تہ یا سپیکر صاحب، تاسو تہ مونہ د خپلے مشورے
خبردارے در کوؤ خو Unfortunately چہ کلہ تائم ڍیر تیر شولو نو زہ پخپلہ
اپوزیشن چیمبر تہ ور غلم نو ہلتہ کبن ماتہ اطلاع ملاؤ شوہ چہ ہغوی چیمبر

پریبنودے دے او هغوی اسمبلی هال هم پریبنودے دے او هغوی داسمبلی د Premises نه بهر تلی دی۔ نو د دے وجے نه بیا مونبره مجبور شو چه مونبره خپل سیشن، چه کوم قانونی سیشن دے، هغه مونبره بیا اوچلوؤ۔ زمونږ بهرپور کوشش دا دے چه اپوزیشن تیرو خلورو، خلورنیم کالو کبن کوم انداز سره په دے صوبه کبن د الله کرم دے، مونبره هغوی سینے سره لگولی دی، د هغوی هر جائز تنقید په پریس باندے په دے اسمبلی کبن مونبره قبول کړے دے۔ د هغوی جائز ترامیم چه کوم زمونږ قانون سازی کبن دی، هغوی ته مونبره ویل کم کړی دی او مثالونه موجود دی چه د هغوی ترامیم مونبره په خپله قانون سازی کبن شامل کړی دی۔ نو مونبره همیشه د هغوی خبرو ته ویل کم کړے دے او هغه مونبره اوریدلے دی۔ ډیره بهتره به وه چه نن هم هغوی مونږ سره په دے هال کبن موجود وے چه کوم بجٹ، د دے صوبے فلاحی بجٹ مونبره د تیرو خلورو کالو نه پیش کوؤ، پنځم ځل هم الله تعالیٰ مونږ ته وس را کړو، مونبره پیش کړو نو بهتره به وه چه په دیکبن کوم فلاحی کارونه دی، د هغے هم ستائنه شوے وے او چه د هغوی په نظر باندے کومے شعبے پاتے شوی دی، کوم ډیپارٹمنٹ پاتے شوی دی، په هغے باندے هغوی خپل نکته نظر عوام ته مخے ته راوستے وے، دے ایوان ته ئے مخے ته راوستے وے، د پریس ملگری ناست دی، د هغوی په ذریعه باندے به عوامو ته هم رسیدلی وو نو ډیره بهتره به وه۔ انشاء الله زمونږه بیا هم بهرپور کوشش دے چه مونږه به د هغوی د مناؤلو کوشش کوؤ او چه کوم د دے صوبے روایات دی، هغه به انشاء الله زمونږه حکومت او دا ایوان به ئے برقرار ساتی او هغوی به مونږه راولو، دے سیشن کبن به ئے کبنینوؤ که خپروی او انشاء الله مکمل اعتماد ورله ورکوؤ او دا ایوان به که خپروی د روایاتو مطابق چلوؤ۔ او باقی تاسو ته ریکوئسٹ مے دے که تاسو ئے هاؤس ته Put up کوئ چه باقی چه کوم زمونږه Proceedings دی، هغه چلول ستاسو اختیار کبن دی چه بیا ئے چلوؤ۔

جناب سپیکر: شاہ راز خان! ستاسو ڇه خیال دے؟

وزیر خزانہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ زما عرض خو دا دے جی ڇه کستو ڊین تاسو یی، تاسو خپل دغه ته اوگورئی ڇه دے وخت کبن اپوزیشن په احتجاج باندے دی، مونږه پخپله څلور پینځه وزیران هغوی پسه ورغلو، هغوی ته مونږه خبره هم اوکړه، مونږه یقین دهانی هم ورکړه، مونږه هغوی سره پوره تفصیلی خبره هم اوکړه، مونږه سره ئے وعده هم دا اوکړه ڇه مونږه مشوره کوؤ او تاسو ته خبره کوؤ خو ما ته افسوس دے څنگه ڇه زما دے روراو وئیل ڇه لکه بیا مشوره کیدے شی ڇه د هغوی نه وی راغله خو مونږ ته د څه اطلاع را کولو نه بغیر هغوی د اسمبلی د Premises نه لارل نو دے ماحول کبن خوتاسو صحیح فیصله کولے شی ڇه تاسو څنگه مناسب کنږئی نوز مونږ به انشاء اللہ پوره تعاون ستاسو سره وی۔

جناب سپیکر: نه جی، زه دا وایمه ڇه فرض که څلور ورځے دی، تاسو په خپله، اوس هسه هم دولس نیمه بجے دی کنه او دومره دغه پکبن نه شی کیدے، که سبا پورے مطلب دا دے ڇه -----

وزیر خزانہ: زمونږه څه اعتراض نشته دے جی، تاسو ڇه څنگه فیصله اوکړله، مونږ به ئے انشاء اللہ Honour کوؤ۔

ډاکټر ذاکر اللہ خان: داستاسو مشوره صحیح ده که سبا پورے اسمبلی ایډجرن شوه نو زما په خیال باندے دا به بهتره وی۔ اپوزیشن به هم راشی۔ تر هغه پورے به دوی خپل ملاقات هم اوکړی۔ که څه ابزرویشن وی نو هغه به هم ختم شی انشاء اللہ او د سبا نه بیا حسب معمول څنگه څلور کاله مونږه دا اسمبلی Jointly چلولے ده نو د سبا نه به انشاء اللہ دوی هم راشی او اسمبلی به هغه شان روانه شی۔

جناب امانت شاہ: سپیکر صاحب! دا مشورہ صحیح دہ۔ انشاء اللہ دومرہ بہ شی چہ ہغوی بہ ہم خپلہ مشورہ او کړی او کہ وزیر اعلیٰ صاحب سرہ یا تاسو سرہ بیا کښینا ستل غواړی نو ہغوی بہ ئے ہم کښینوی او زمونږہ رونږہ دی نو خیر دے مونږہ ہم دا غواړو چہ مونږہ سرہ پہ دے اجلاس کښ شریک وی دوی۔ نو نن خیر دے کہ تاسو داسمبلی دا اجلاس ملتوی کړئ او سبا پورے بہ ہغوی سرہ انشاء اللہ و تعالیٰ خبرہ او ترہ بہ ہم شوی وی نو امید دے چہ سبا انشاء اللہ هاؤس ته راشی۔

جناب سپیکر: نو دا سے تھیک دہ؟ آصف اقبال داود زئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! څنگہ چہ د ایوان رائے دہ او تاسو ہم د هاؤس کسٹوډین یئ، بیا خصوصاً د اپوزیشن ناستہ مونږہ ہم ضروری گنډو۔ چہ کوم زمونږہ اقدامات دی، پہ ہغوی باندے د ہغوی رائے ضروری دہ نو د ایوان ہم دا رائے دہ چہ د نن باقی چہ کوم Proceedings دی، هغه د ایډجرن شی۔ سبا بہ انشاء اللہ امید دے چہ هاؤس بہ بیا فل وی۔

جناب سپیکر: اجلاس کو کل صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 20 جون 2007 صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی کیا گیا)